سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

[illegible]

نور افشاں

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

نمبر ۴۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے [illegible] نومبر ۱۹۲۶ء	جلد ۵۵

جو خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے۔ اور مضامین و اشتہارات [illegible] ایڈیٹر [illegible]

مسدس منت

[illegible]

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں

مثنوی صبر ایوب

منظومہ جناب کیاناتھ صاحب بنت سکینہ گھر بچوری

کیا کسے نہ فرق نہ ق اور ق ق
ناحق کو حق اور حق کو ناحق

افشا ہے خبر یہ کی شرارت
پوشیدہ نہیں کریگا خاست

کرتا ہے جو زیادہ گوئی
بکبک سے تو بگیند نہ ٹھہرے
اب لاف زنی سے ہم نہ گھبرائیں
تو کہتا ہے پاک و صاف ہوں میں
اے کاش خدا ہی بڑھ کے بولے
لب اپنے تری زباں پہ کھولے
اسرار سے کرو سے تجھکو ماہر
افزوں ہے جو تو نے پا کیا ہے
بھید اس کا تلاش سے نہ پائے
اونچا فلک سا تو نہ پہنچے
ہے بجز اس کا عرض بڑھ کر
پکڑے جسے گھر میں لائے
وہ آدمیوں کو جانتا ہے

بدتر ہے گنہ سے حیلہ جوئی
بیچ تنگ سے تو بگینہ نہ ٹھہرے
ٹھٹھہ بازی سے تجھکو شرمائیں
اس قول کے برخلاف ہوں میں
ہو کر تو سر پہ چڑھ کے بولے
ہو فاش جو راز کی وہ بولے
دونے ہیں جو ہو چکے ہیں ظاہر
کم ہے بدل اس سے جو لیا ہے
تجھ تک نہ کمال اس کا آئے
پاتال سا نیچا تو نہ پہنچے
کرہ سے بھی طول فرش بڑھ کر
اس قید سے کون اسے چھڑائے
بیہودگی ان کی مانتا ہے
ضائع کرے طاقت انکی امید

بیہودہ بنتا ہے جو دانا
انسان جو ہے بشر کی مانند
ہاتھ اپنے بڑھائے جب ادھر تو
پھینکے تو بدی کو پاس سے دور
تب ڈر سے تجھے فراغ ہوگا
بیچ کرانت دگی کے غم سے
آشفتگی تیری یوں نہ رہ جائے
دن ہو تیرا ٹھیک دوپہر سا
خاطر جمع امید سے ہو
تو چین سے ہوگا بے تردد
آرام سے استراحت آئے
جب دیکھیں تری خوشی کی آمد
لیکن ہوں گنہگار اندھے
ہو نزع کی حالت ان کی امید

نادان ہی سمجھا جائے دانا
پیدا ہی گورخر کی مانند
دل ہی سے دست اگر تو
خیمہ ترا اشتر سے ہو نہ معمور
اٹھتے ہی نہ کوئی داغ ہوگا
ثابت قدمی سکے قدم سے
گزر آب رواں کی جیسے بہ جائے
ذلت کا بھی ترد کا ہو گھر سا
تبدیل سیہ سپید سے ہو
خجلت سے نہ ہوگا پھر ترا دد
ڈر سے نہ کوئی قیامت آئے
خوش ہو کے تری خوشامد
چڑتیں ہوں بے قرار اندھے

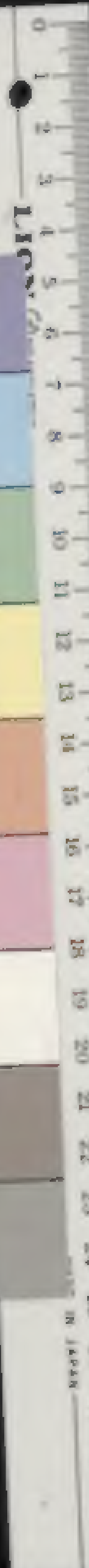
ایوب کی ترجمانی بجواب ضوفر نعمانی

ایوب نے تب کہا کہ یارو
تم وہ ہو گروہ جو بچھڑ جائے
لیکن مرے سر میں بھی ہے دانش
ہیں کم نہیں گو نہیں زیادہ
سب لوگ یہ باتیں جانتے ہیں
میں یہ ہوں کہ یقین اس کا
وہ نام خدا کا جب ہے لیتا
سنجیدہ کو مسخرہ بناتا میں
جس شخص کے پاؤں ہیں پھسلتے

دانش کو نہ احمقی سے مارا
دانائی کو ساتھ لے کے مر جائے
دیکھو اس گھر میں بھی ہے دانش
تم سے ہوں کہیں کہیں زیادہ
ان داؤں کی گھاتیں جانتے ہیں
اس پر ہنسے ہم نشین اس کا
وہ خود ہے جواب اس کو دیتا
اور بیچے کر ٹھٹھوں میں اڑا کر
جس کو مشغل ساہیں پھسلتے

آنکھوں میں حقیر ہے وہ انکی
آباد ہیں ڈاکوؤں کے خیمے
جو غصہ دلاتے ہیں خدا کو
وہ ہاتھوں کو اپنے مانتے ہیں
حیوانوں سے سیکھ وہ سکھائیں
تعلیم زمین تجھکو دے گی
خالق ہے وہ جانتا نہیں کون
سب کی جان اسی کے ہاتھ میں ہے
باتوں کو تو کان ہے پرکھتا

آسودہ حالت سے آنچ جن کی
لیتے ہیں بلا کو دل کے نیچے
خوش ہیں کہ وہ شاد ہیں سدا کو
اپنا خدا ان کو جانتے ہیں
کر بات پرندوں سے بتائیں
مچھلی تلقین تجھکو دے گی
سب اس سے ہی مانتا نہیں کون
انسان کا دم اسی کے ساتھ میں ہے
کھانے کا مزا ہے تالو چکھتا



نورافشان

مطبوعہ ۱۱ نومبر ۱۹۲۰ء

لاہور میں ڈاکٹر اور مسز زویمر صاحب کی تشریف آوری

ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ زویمر دنیا کے ان افراد میں سے ایک مشہور و معروف ہستی ہیں جن کی شہرت تمام دنیا میں پائی جاتی آپ کی خدمت کا دائرہ اسلامی دنیا ہے۔ چونکہ اسلامی دنیا نہایت وسیع ہے جس میں ہماری دنیا کے تمام بڑے حصہ بر اعظم شامل ہیں اور آپ مسلم دنیا کے مسیحی مشنری ہیں جو آپ ایک عرصہ سے مسیحی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ پس آپ کی شہرت کا ایک خاص سبب آپ کی یہی خصوصیت ہے۔ اس کے سوا آپ کی شہرت اس اعتبار سے بھی زیادہ ہے کہ آپ اسلامی دنیا کے مذہب اسلام کے مسلم اقوام اور مسلم لٹریچر کے عالم و ماہر ہیں۔ مسلم اقوام کی کئی زبانوں کے علاوہ ہیں۔ عربی زبان اہل زبان کی طرح بول سکتے ہیں اس کے سوا آپ اسلام پر کتب کثیرہ کے مصنف ہیں۔ غرضیکہ ڈاکٹر زویمر مغربی دنیا کی وہ ہستی ہیں جنہیں مغربی تحصیل علوم کے سوا اسلامی لٹریچر پر عبور حاصل ہو چکا ہے آپ کی معلومات کا شخص آج کے دن مسلم دنیا میں ملنا بھی محال ہے۔

ڈاکٹر اور مسز زویمر ۳ نومبر ۱۹۲۰ء سے ۹ نومبر تک لاہور میں قیام پذیر رہے۔ آپ کے خطبات کی سماعت کے لئے پنجاب کے بہت سے مشنری صاحبان اور دیسی مسیحی خدام بھی تشریف لائے۔ ایام مذکورہ میں جو کام آپ نے اپنے خطبات سے اور اپنی شخصی ملاقاتوں سے لاہور میں کیا ہے وہ ہر اعتبار سے ہماری شکر گزاری کا مستحق ہے

دعا

دعا کیسی ہونی چاہئے

کلام مقدس میں آیا ہے کہ ہماری دعائیں خود غرضی کی دعائیں نہ ہوں جس سے ہم پر ثابت ہوتا ہے کہ خود غرضی کی دعا دراصل دعا ہی نہیں۔ آجکل عام مسیحی کلیسیاؤں میں دیکھا گیا ہے کہ وہ خداوند کے حضور اپنی ہی حاجتوں کو پیش کرتی ہیں۔ اپنے اور اپنی بیوی بچوں کے لئے اور بس۔ یہ دعا مقبولیت کے لائق نہیں۔ کیونکہ خود غرضی سے پر ہے۔ لیکن جس طرح سے پولس رسول دعا کے بارے میں ہدایت کرتا ہے وہی دراصل خداوند کے ساتھ میل کرانے والی دعا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے لئے اپنی حاجتوں کو خداوند کے سامنے پیش کرنا نہایت ضروری ہے لیکن قبل اس کے خداوند کی ہر نعمت و برکت کا شکر بجا لانا جو مسیحی کلیسیاؤں و غیر مسیحیوں کے لئے بھی دعا کرنا ضروری امر ہے۔ ا تمطاؤس ۲: ۱۔ ۲ آیت میں ہے سب سے پہلے نصیحت کرتا ہوں کہ مناجاتیں اور دعائیں اور التجائیں اور شکر گذاریاں سب آدمیوں کے لئے کی جائیں۔ بادشاہوں اور سب بڑے مرتبے والوں کے لئے اس لئے کہ ہم کمال دینداری و سنجیدگی سے امن و آرام کے ساتھ زندگی گذاریں۔ یہ ہمارے منجی خدا کے نزدیک عمدہ اور پسندیدہ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ سارے آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں۔ پس ثابت ہوا کہ اگر مسیحی اس ہدایت کے مطابق دعا کیا کریں تو ایسی دعا ہمارے منجی کے نزدیک عمدہ اور پسندیدہ ہوگی اس کے بعد اپنی اور اپنے عزیزوں کی حاجتوں کو پیش کر سکتے ہیں۔ ایسی دعائیں پورے طور سے ثابت ہو جائیگا کہ مسیح ہمارے ساتھ ہے اور دلی اطمینان اپنے میں دیکھینگے۔

دعا مشکلات کو حل کرتی ہے

کلام مقدس سے انبیاء نبی کی زندگی حضرت موسے کی زندگی و دانیل نبی کی زندگی بغور دیکھا جائے تو تمام بزرگوں کی مشکلات دعا ہی کے ہتھیار سے حل ہوتی تھیں۔ نہ صرف پرانے عہد نامہ کے بزرگوں کی زندگی سے یہ ثبوت پایا جاتا ہے بلکہ نئے عہد نامہ کے مطالعہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ پولس کی زندگی دعا ہی کے باعث فتحمند زندگی تھی اور نہ صرف پولس کی زندگی ہی سے ثابت ہوتا ہے بلکہ ہمارے منجی حضرت مسیح کی فتحیاب زندگی اسی میں تھی۔ ایسی زندگیوں کی فتحیابی کے ثبوت کے لئے بائبل مقدس حوالوں سے معمور ہے لیکن ناظرین کی سہولت کے لئے تین حوالے دیئے جاتے ہیں پیدایش ۳۲: ۹ تا ۲۸ عزرا کی کتاب ۸ باب۔ عبرانیوں ۵: ۷۔ خداوند مسیح کی بشریت کے دنوں میں سنی گئی۔

دعا چھپے ہوئے بھیدوں کو ظاہر کرتی ہے

ایک دفعہ ڈاکٹر ٹوری کو میرا ایک مشنری دوست جنگ عظیم کے دنوں میں خداوند کی خدمت کے لئے ہندوستان آ رہا تھا وہ ذکر کرتے ہیں کہ جب ہمارا جہاز عین سمندر کے بیچ تھا تو ہم نے دیکھا کہ جرمن کا ایک جنگی جہاز ہمارے جہاز کو تباہ کرنے کے لئے نزدیک تھا۔ ہمارے جہاز کو کوئی مدد نزدیک نظر نہ آتی تھی تمام مسافر اس خیال میں تھے کہ تھوڑی دیر میں ابھی سمندر کا لقمہ ہو جائینگے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ خداوند کے سوا کوئی مدد نہیں۔ سو میں جہاز کے سب سے نیچے والے درجہ میں گیا اور گھٹنے ٹیک کر ایمان کے ساتھ خداوند کو پکارا اور کہا کہ اپنے نام کی خاطر ہمیں بچا۔ دعا مانگتے ہی یہ آواز آئی میں تمہارا مددگار ہوں۔ تمہاری جانیں ہلاک نہ ہونگی جب گھٹنوں سے اٹھا تو پانی کی طرف نگاہ کی تو سمندر میں سے یہ آواز آئی کہ تمہارا جہاز بچ گیا۔ حالانکہ کوئی مدد نظر نہ آتی تھی۔ میں جو جہاز کے اوپر والی منزل پر پہنچا تو تمام مسافروں کو بلند آواز سے یہ کہنا شروع کیا کہ خوف نہ کرو ہماری مدد خداوند سے ہے۔ جب یہ کہہ ہی رہا تھا تو دیکھا کہ ایک انگریزی جنگی جہاز نظر آیا۔ اور اس جہاز والوں نے جرمن کے جنگی جہاز پر گولہ باری شروع کر دی اور اسکو تباہ کر دیا اور ہماری جانیں بچ گئیں یہ وہ بھید ہے کہ کسی کو

معلوم ہوتا تھا لیکن دعا سے ظاہر ہوا۔ وہی صاحب یہ بھی بتلاتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بڑی تکلیف میں آگیا۔ وہ ایسی تکلیف تھی کوئی انسان حل نہ کر سکتا تھا۔ اسی حالت میں دروازہ بند کر کے دعا مانگنی شروع کی۔ دعا کے بعد چارپائی پر لیٹ گیا۔ اسی خیال میں مستغرق تھا کہ اس تکلیف کو کیسے حل کروں۔ گھر کے سب دروازے بند تھے۔ کیا دیکھتا ہوں ایک نوجوان آ کر کھڑا ہوا اور کہا اے میرے عزیز میں تیرا مددگار ہوں۔ میں اس سے بولنا چاہتا تھا مگر بول نہ سکا۔ وہ نوجوان میرے ماتھے پر اپنی انگلی سے صلیب کا نشان لگا کر غائب ہو گیا۔ اسی وقت سے میری تکلیف جاتی رہی۔ مہربان ان مثالوں سے ناظرین پر روشن ہو جاویگا کہ وہ باتیں جو مشکل اور بعید کی ہیں دعا سے ہی حل ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ بائبل مقدس میں سے بار بار یہ دیکھتے کہ نبیوں اور برگزیدوں کی رسالت دعا ہی کے وسیلہ سے ہوئی اور الہام بھی دعا ہی کے وسیلہ سے ہوا جیسا کہ حضرت موسےٰ و یسعیاہ نبی وغیرہ برگزیدوں کی بابت پڑھتے ہیں کہ دعا ہی کے وسیلے مجسم خدا کو دیکھتے تھے حالانکہ ہم سب بھی اپنی زندگیاں دعائیہ زندگیاں بنا دیں۔ اس بات میں خداوند مسیح کی زندگی ہم سبھوں کے لئے اعلےٰ نمونہ ہے۔ (یوحنا ۱۲: ۱۳)

جان سنگھ

سر عبدالقادر کو مبارکباد

ہمیں یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے کہ آنریبل خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹرایٹ لاء جو حکومت پنجاب کی مجلس منتظمہ کے قائم مقام رکن کی حیثیت سے سر فضل حسین کی جگہ کام کر رہے ہیں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے آئندہ سالانہ اجلاس کے لئے صدر منتخب ہوئے ہیں سر شیخ صاحب نے اول اول جتنا نام پیدا کیا وہ دنیا ادب ہی میں پیدا کیا تھا اور آج تک ان کو تعلیمی معاملات سے خاص دلچسپی ہے۔ امید ہے کہ ان کی قیادت و سیادت میں کانفرنس مسلمانان ہند کے لئے کوئی اچھا راستہ عمل تیار کریگی۔ (سیاست)

جلسۂ خواتین کا اندوہناک حشر

شنگھائی ۹ نومبر۔ خواتین چینی بانوں کا ایک جلسہ ایک جدید انجمن کے افتتاح کی غرض سے ایک سینما میں منعقد ہوا تھا کہ سینما کی گرد و عمارت گر پڑی جس سے دس عورتیں تو ایسی شدید زخمی ہوئیں کہ جانبر نہ ہو سکیں اور دوسروں کے سخت چوٹ آئی۔ جلسہ میں زیادہ تر انجمن کے ہمدردوں کا اجتماع ہوا تھا کہ سینما کا سارا سامان تیسرا فرش دوسرے فرش پر گرا۔ دوسرا فرش گرنے پر دیواریں بھی منہدم ہو گئیں جنہوں نے ہر چیز کو اپنے نیچے دفن کر دیا جیسے ہی اطلاع پا کر دوڑیں آئیں ملبہ کو دبے ہوئے لوگوں کو نکالنے میں مدد دی اور انہوں نے تمام حادثہ کو اگر گھیر لیا۔ عورتوں کے سوا مرد صرف ایک شامل تھا اور وہ مقامی حزب العمال کا ایک لیڈر تھا۔

خواجہ حسن نظامی اور مسلمانوں کیلئے غور طلب حقائق

اپنے اخبار منادی میں مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب تبرک شدہ انشاء مسلمانوں کو قرضہ سے نجات حاصل کرنے کی ایک تدبیر بتاتے ہیں۔

آجکل اکثر مسلمان مقروض ہیں اور ان کو رات دن قرض ادا کرنے کا فکر لگا رہتا ہے۔ اور ان کا کسی کام میں جی نہیں لگتا اگر آپ کو بھی قرضہ ادا کرنے کا فکر ہو تو اس مشورہ پر عمل کیجئے۔ قرضہ بہت جلد ادا ہو جائیگا۔

اپنے خانگی خرچ کا حساب لگائیے کہ مہینہ بھر میں کھانے کپڑے اور دوسرے مصارف میں سب کتنی رقم خرچ ہوتی ہے۔ اگر وہ رقم پچاس روپے یا کم و بیش ہوتی ہو تو پھر غور کیجئے کہ آپ ان اخراجات میں سے کس کس خرچ کو آسانی کے ساتھ کم کر سکتے ہیں۔ مثلاً جلانے کی لکڑیاں۔ روشنی کا تیل۔ سامان کا گھی اور گوشت وغیرہ معمولی خرچ دیتے ہیں کہ اگر ان میں آپ کی بیوی تھوڑی تھوڑی کفایت کریگی تو مہینہ بھر میں کئی روپے کی بچت ہو جائیگی۔ اس بچت کی رقم کو آپ سیونگ بنک میں جمع کر دیجئے پھر کپڑے کے خرچ کو دیکھئے اور اس میں بھی کفایت کیجئے مثلاً اگر دس روپے گز کا کپڑا پہنتے ہو معمول ہو تو بارہ آنے گز کا خرید لیجئے اور بے ضرورت کوئی کپڑا نہ بنانے دو اس طرح مہینہ بھر میں جو کچھ آپ کو بچت ہو وہ بھی سیونگ بنک میں جمع کر دیجئے اور جب آپ کے پاس دو چار پیسے ہوں تو اپنی جیب میں ایک پیسہ ڈال رکھئے بلکہ بیوی کو ہدایت کیجئے کہ اس کو بھی بکس میں رکھ دیجئے ورنہ گھر میں کسی چیز کو بیچ کر اور جب دو روپے کی ضرورت ہو تو سوچئے کہ کام ایک روپے یا تھوڑے دو روپے میں کیونکر پورا ہو سکتا ہے۔ غور کرنے سے کوئی نہ کوئی صورت بچت کی نکل آئیگی۔ اس طرح روزانہ بچت کا خیال کرنے سے جتنی رقم فاضل بچے اس کو سیونگ بنک میں جمع کر دیجئے اور مہینے کے بعد جس وقت روپیہ جمع کر کے آمد و خرچ کا حساب فرد کر لیا کیجئے تاکہ معلوم ہو جائے کہ آمدنی سے خرچ کم ہی یا بڑھ گیا۔

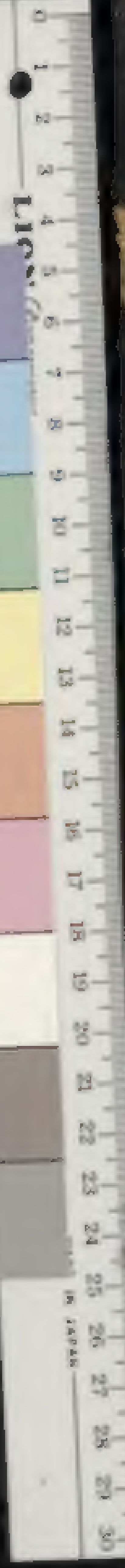
اس ترکیب سے قرض کا فکر بھی کم ہو جائیگا اور سیونگ بنک میں رقم بھی اتنی جمع ہو جائیگی کہ آپ قرضہ سے سبکدوش ہو جائیں۔ (سیاست)

ایک ہندو دوکاندار کی لاش

راولپنڈی ۹ نومبر۔ ریلوے سٹیشن گوڑہ کے پاس کی ریلوے لائن پر ایک ہندو دوکاندار کی لاش پائی گئی ہے۔ یہ شخص گوڑہ اور ٹیکسلا کے درمیان کسی گاؤں میں دکان کرتا تھا۔ ۷ نومبر کی شام کو حادثہ سے دو گھنٹہ پیشتر اس کے ساتھ چند دودھ بیچنے والے مسلمان بھی تھے لاش کو ملاحظہ انسپکٹر پولیس تفتیش کے لئے موقعہ پر پہنچ گئے اور انہوں نے دو مسلمان شیر فروشوں کو زیر حراست کر لیا۔

چوری کے الزام میں سزایابی

لاہور ۹ نومبر۔ ماہ ستمبر کا ذکر ہے کہ تھانہ [illegible] میں ۲۹۲۰ روپے کی چوری کی رپورٹ ہوئی تھی اور ملزم کا دیر تک سراغ نہ ملا۔ پولیس نے مختلف مقامات سے چلا کر ایک شخص مسمی دینا ناتھ کو گرفتار کیا اور اس کا چالان کر دیا۔ ملزم نے حالات میں اپنا جرم مان لیا اور مسٹر پالا سنگھ چند دلال مجسٹریٹ درجہ اول نے اس کو سات سال قید با مشقت کی سزا کا حکم دیا۔ جس میں تین ماہ قید تنہائی بھی شامل ہے۔ سزا بھگتنے کے بعد



پانچ سال تک پولیس کی نگرانی میں رہنے کا حکم دیا، ملزم کو ۲۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا بھی دی گئی اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں دو ماہ قید باشقت کی مزید سزا بھگتنی ہوگی۔ اگر جرمانہ وصول ہو گیا تو اس میں سے ۲۰۰ مستغیث کو ملیگا۔

تمباکو نوشی

ہندوستان میں تمباکو کا استعمال حیرت انگیز سرعت سے پھیلا ہے اسکی مثال غالباً موجود نہ ہوگی۔ آج سے تقریباً اڑھائی سو سال پیشتر سب سے پہلے شہنشاہ جہانگیر کے دربار میں حقہ پایا گیا۔ اور بعض مورخین کے نزدیک حقے کی ایجاد کا سہرا حکیم ابوالفتح کے سر ہے حکیم صاحب نے تمباکو کی مضرت کو کم کرنے کی غرض سے یہ تجویز کی کہ اس کا دھواں پانی میں سے گذر کر پینے والے کے منہ میں پہنچے۔ تاکہ کڑواہٹ کا بہت بڑا حصہ پانی میں جذب ہو جائے اور صحت پر خاطر خواہ زیادہ نقصان نہ پہنچا سکے۔ بہرحال حقہ اس قدر مقبول ہوا کہ اڑھائی سو سال کی ہی مدت میں ہندوستان کے دور دراز گوشوں تک جا پہنچا اور آج دیہات میں شہروں کی نسبت اس کا استعمال بہت زیادہ ہے۔

ہر صوبے اور ہر قوم نے اپنے اپنے ذوق و میلان کے مطابق اس میں اختراعات کیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی مختلف قسمیں گھر گھر پھیل گئیں۔ فرشی ناریل چھوٹے کٹوروں سے موسوم ہو گئیں۔ پنجاب چونکہ جسیم اور بلند قامت انسانوں کا وطن تھا پنجابیوں نے بڑے بڑے گراں ڈیل حقے تیار کئے صوبجات متحدہ میں نفاست نمایاں تھی اس نے جلد ہی نازک نگینوں والی چلموں اور فرشیوں کا رواج ہو گیا۔ ہندوؤں میں چونکہ تمباکو نوشی داخل مذہب ہے لہٰذا انہوں نے اس کو مختصر کر کے ناریل کی صورت دے دی غرض حقے نے جیسا دیس دیکھا ویسا بھیس اختیار کیا۔ (انقلاب)

ترکی میں پہلی بار باضابطہ مردم شماری کی گئی۔ لوگوں کو دن بھر باہر نکلنے کا حکم دیا گیا جب تک ک

لوگوں کے مکانوں پر پولیس کا پہرہ رہا۔ (بشارت)

میانوالی (لاہور) میں ایک سادھو کا عجیب وعجوبہ کام [illegible] مسٹر ولکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک سادھو مسمی سنگت سنگھ کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ایک مقدمہ پیش ہوا۔

گواہ استغاثہ [illegible] سنگھ نے بیان کیا کہ میرا لڑکا [illegible] تھا۔ یہ سنگت سنگھ میانوالی میں ایک سادھو آیا ہے جس کے پاس کچھ جڑی بوٹیاں ہیں اور جو بیماروں کا علاج کرتا ہے میں اپنے لڑکے کو لے کر اس کے پاس گیا پہلی رات اس نے ہمیں واپس بھیج دیا اور دوسری رات میں لڑکے کو ہمراہ لے کر پہنچ گیا۔ تو اس نے لڑکے کی ایک آنکھ کپڑے سے باندھ دی۔ دوسری رات دوسری آنکھ باندھتے وقت وہ کچھ منتر پڑھتا تھا۔ تیسری رات اس نے لڑکے کی دونوں آنکھیں کھول دیں مگر فوراً ہی باندھ دیں۔ ملزم لڑکے کو پہلے دن سے ہی کھانے پینے کو کچھ نہیں دیتا تھا اور کہتا تھا کہ جو چیز وہ کھائیگا وہ اس کا اثر مٹا جائیگا۔ اس کے حکم کے مطابق میں اس کے لئے انڈے چاول شراب اور گوشت وغیرہ لے جاتا تھا۔ جو ملزم خود ہی اڑا جایا کرتا تھا۔ وہ مجھے کہا کرتا تھا کہ شراب دیوتاؤں کے لئے ہے۔ لڑکے کو متواتر کئی روز کھانا نہ ملنے سے اس کی حالت ابتر ہو گئی تھی۔ چوتھے پانچویں دن جب اسکی حالت بہت خراب ہو گئی تو اس نے لڑکے کے سر پر گھونسے مارے اسی رات کے گیارہ بجے کے قریب لڑکا چل بسا۔ اس کے مرنے سے تھوڑی ہی دیر پہلے میں نے اسے دودھ دیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لڑکے کی موت کے بعد ملزم نے پولیس میں رپورٹ کر دی۔ (پرتاپ)

ایک عجیب وغریب گھڑی

انگلستان کے ایک شخص نے ایسی گھڑی ایجاد کی ہے جس میں چابی دینے کی ضرورت نہیں۔ یہ گھڑی کلائی پر باندھی جا سکتی ہے جس میں ایسے پرزے لگائے گئے ہیں کہ جب انسان چلتا ہے تو اس کی حرکت سے کمانی کس جاتی ہے اور گھڑی ۲۴ گھنٹے تک درست رہتی ہے۔ صرف نصف گھنٹے تک پہننا کافی ہے۔

ایک پالتو مگرمچھ

مسٹر [illegible] نے ایک شیشے کے کیس میں ایک امریکن مگرمچھ پال رکھا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انہیں تجربہ ہوا ہے کہ اسکی نظر تیز ہے اور وہ تھوڑی بہت سمجھ بھی رکھتا ہے۔ جب مسٹر [illegible] گوشت کا ٹکڑا لے کر چمٹے سے پکڑ کر مگرمچھ کو کھلانے کے لئے جاتے ہیں تو وہ پہلے ہی اس کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اپنا سر باہر نکال لیتا ہے۔ لیکن مچھلی ڈالی جائے تو وہ سطح آب پر نہیں آتا اور پانی میں اس کا انتظار کرتا ہے۔

قضیۂ خاندان قزلباش

لاہور ۱۰ نومبر۔ اودھ چیف کورٹ کی جو ڈگری عدالت عالیہ لاہور کو منتقل ہوئی تھی اسکی بنا پر لاہور کے کلکٹر نے خان بہادر نواب محمد علی خاں قزلباش سی۔ ایس۔ آئی کو آج خاندان مذکور کی اس جائداد کا قبضہ دے دیا ہے جو علی رضا آباد ضلع لاہور میں ہے۔ (زمیندار)

کوریا کے پایۂ تخت سیول میں ہر روز صبح آٹھ بجے اور تین بجے ایک بڑا گھنٹہ بجایا جاتا ہے۔ وہاں عورتیں صرف اس مدت کے دوران میں گھروں سے باہر نکل سکتی ہیں۔

ایک سائنسدان نے کہا ہے کہ اب مریخ تک [illegible] سلسلہ خبر رسانی قائم کرنے کی کوشش بیکار ہے۔

ایک گیند پھینکنے والا اتنی تیزی سے گیند پھینک سکتا ہے کہ وہ ایک سیکنڈ میں [illegible] فٹ تک فاصلہ پہنچ جاتی ہے۔

ایک شخص نے تیس دن فاقہ کشی کر کے ثابت کیا ہے کہ اتنے عرصہ تک انسان بغیر کھانا کھائے زندہ رہ سکتا ہے۔

(زمیندار)

شاہی کمیشن کے تقرر کا اعلان

دہلی ۹ نومبر۔ توقع کی جاتی ہے کہ شاہی کمیشن کے تقرر کا اعلان وائسرائے ایک تفصیلی بیان اور اپیل کے ساتھ کریں گے۔ ممبران کمیشن کے ناموں کی فہرست اب بالکل تیار ہے۔ اگرچہ ابھی مخفی رکھی گئی ہے۔

خواجہ حسن نظامی مس میو کی حمایت میں

خواجہ حسن نظامی اپنے اخبار منادی میں مورخہ ۸ نومبر لکھتے ہیں۔ مس میو نے مدر انڈیا نام سے ایک انگریزی کتاب شائع کی ہے جس میں ہندو قوم کی معاشرت اور ذہنیت پر اعتراضات کئے ہیں مگر جب سے تمام ہندو لیڈر اور ہندو اخبار اس کتاب کے خلاف شور مچا رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندو قوم میں بھی اور گھر کی باتیں سننے کی برداشت نہیں ہے۔

پٹنہ جیل کے ہندو سپاہیوں کی بھوک ہڑتال

پٹنہ ۱۰ نومبر۔ ایک عرصہ سے جیل کمپونڈ میں ایک مندر ہے اور ہندو پولیس کانسٹیبل اور ہندو وارڈر قیدی پجاری وہاں پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ مسلمان پولیس والوں نے جو ساتھ ہی ایک مسجد میں نماز پڑھتے ہیں کبھی اعتراض نہیں کیا۔ حال ہی میں کچھ مسلمان کانسٹیبلوں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس سے درخواست کی کہ نماز کے وقت ہندو کانسٹیبل گھنٹی وغیرہ بجا کر پوجا کرتے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ہندو کانسٹیبلوں کو حکم دیا کہ وہ نماز کے وقت پوجا کرتے ہوئے باجا نہ بجائیں جس پر تمام ہندو کانسٹیبلوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے اور شیو کی پوجا آج نہیں ہوئی۔

مدراس کے قریب غضبناک آندھی کا طوفان

مدراس ۱۰ نومبر۔ پوڈی اور نیلے کے اسٹیشنوں کے مابین مدراس کلکتہ لائن پر آندھی کے طوفان سے بڑی تباہی ہوئی۔ بہت سے کیبنوں کی چھتیں اور اسٹیشنوں کی عمارات کی چھتیں اڑ گئیں۔ مکانات کے گرنے سے تین آدمی ہلاک ہو گئے۔ ایک کیبن سے ایک شخص کو آندھی نے نیچے گرا دیا جس سے وہ سخت مجروح ہوا۔ کلکتہ کو آنے والی گاڑی کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ (ہمدم)

رحمت کی تجھ پہ عرش سے نازل ہوں برکتیں

بتقریب یوم ولادت نونہال سعادت مسٹر ہیری سن خلف الرشید جناب پاسٹر مسیحی داس صاحب مقیم کوہاٹ

(از قلم لعل چند آثار پشاوری)

باغ جہاں میں اک گل تازہ کھلا ہے آج
مسرور جس سے دل ہو معطر دماغ ہو
گاتے ہیں جھوم جھوم کے مرغان مست نغز
قرطاس کے چمن میں مبارک کی دھوم ہے
ہر شاہد معانی عروس بہار ہے
مردہ دلوں میں زندگی کی روح پھونک دے
پسماندگان راہ حقیقت کے واسطے
اے ننھے رہبرے مبارک تیرا ورود
یسوع مسیح تجھ کو ہر بس دیں عمر خضر

عنبر میں غرق سر بسر باد صبا ہے آج
وہ دامن نسیم سے آئی ہوا ہے آج
دامان صحن بوستاں اندر بہار ہے آج
القصہ راز خانہ رنگیں ادا ہے آج
عالم میں تازگی وہ دریا بہا ہے آج
اس جہاں میں یسوع کا اک نقش پا ہے آج
پیدا ہوا اک دستگیر دلربا ہے آج
والد کی آرزو کا چمن کھل گیا ہے آج
آثار کی صدق دل سے دعا ہے آج

رحمت کی تجھ پہ عرش سے نازل ہوں برکتیں
ہر حال میں مسیح کی شامل ہوں برکتیں

قتل کی واردات

کیمبل پور ۷ نومبر۔ موضع کھوڑ میں جہاں اٹک آئل کمپنی کے تیل کے چشمے ہیں ایک دردناک حادثہ وقوع میں آیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ قتل کی واردات کی تفتیش کے سلسلے میں ایک مشتبہ شخص کو اس قدر اذیت دی گئی کہ وہ مر گیا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکام بالا دست نے اس واقعہ کی خبر سنتے ہی ایک سب انسپکٹر ایک ہیڈ کانسٹیبل اور دو کانسٹیبلوں کو حوالات میں بند کر دیا ہے۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

مہاتما گاندھی اور وائسرائے

دہلی میں مہاتما گاندھی نے وائسرائے سے جو ملاقات کی اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ مہاتما

بھی اپنے ساتھ کھدر کا صندوق بھر لے گئے تھے انہوں نے کھدر کے چند نمونے پیش کر کے ان سے کہا کہ وہ کھدر خریدیں۔ وائسرائے نے ہمدردی کا اظہار کیا لیکن خریدا نہیں۔ (ہمدم)

ایک معزز مسلمان کو سرکاری وظیفہ

لاہور ۷ نومبر۔ حکومت نے مسٹر احمد دین سپرنٹنڈنٹ حلقہ سوم دفتر محکمہ تعمیرات عالیہ لاہور کو ہندوستان اور یورپ میں طباعت کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک سرکاری وظیفہ دیا ہے۔ مسٹر احمد دین ہندوستان میں ۲ سال اور انگلستان میں ۲ سے ۵ سال تک تعلیم حاصل کریں گے۔ (سیاست)

آسٹریلیا کی کل آبادی مرد عورت بچے ملا کے ۶۰ لاکھ ہے۔ (انتخاب)

زمانہ نوح کی دُنیا سے ایک سبق

اگر ہم توریت میں سے پیدایش کی کتاب کو اس کے باب ۶ سے ۹ تک پڑھیں تو ہم دیکھینگے کہ تقریباً پانچ ہزار برس گذرے جبکہ اس دنیا پر ایک بڑا مرد خدا بستا تھا جسکا نام نوح تھا۔ بزرگ نوح نے اپنی زندگی کے ایک بڑے حصے تک گنہگار دنیا کو خدا کی طرف سے وہ باتیں سکھلائیں جو ان کی زندگی کے لئے نہایت ہی مفید اور نفع بخش تھیں۔ لیکن لکھا ہے کہ انہوں نے یعنی اس زمانے کے لوگوں نے بزرگ نوح کی زبان سے تعلیم پاکر اپنے طریق زندگی کو جو نہایت بگڑا ہوا تھا درست نہ کیا بلکہ بت پرستی۔ زناکاری اور طرح طرح کی بدیوں کے مرتکب رہے چنانچہ ہر قسم کی برائی کا مرتکب ہونے سے وہ خدا کی نظروں میں بہت حقیر اور متروک ہوگئے۔ اس وقت بزرگ نوح کو خدا نے چن لیا تاکہ انکی معرفت انہیں ان کی برائی سے روکے اور انہیں وہ باتیں سکھلائے جو ان کی زندگی کے لئے نفع بخش تھیں۔ خدا نے بزرگ نوح سے کہا کہ میں ایک سو بیس سال تک ان کی برداشت کرونگا۔ اگر وہ اس عرصے میں اپنی برائی سے باز نہ آئے تو میں پانی کے طوفان سے انہیں ہلاک کرونگا۔ باوجود اس بات کے کہ بزرگ نوح نے اُس بڑے زمانہ کے لوگوں کو اتنے عرصے تک تعلیم دی تو بھی وہ اپنے بُرے کاموں سے باز نہ آئے۔ آخر بدی کا نتیجہ ان کے سامنے آیا یعنی پانی کے طوفان نے اُنہیں آگھیرا اور وہ لوگ جو اپنی بد اعمالی کے سبب خدا کی نظروں میں کوئی قدر و قیمت نہ رکھتے تھے۔ پانی کے طوفان سے تباہ ہوئے اور مٹ گئے لیکن بزرگ نوح کی بابت لکھا ہے کہ جب اس نے خدا کی آواز کو سنا اُسکی باتوں پر دل لگایا اور ان کی پوری پیروی کی۔ خدا کے فرمان کے مطابق اُس نے یعنی بزرگ نوح نے اپنے خاندان کے بچاؤ کے لئے ایک کشتی بنائی جو طوفان کے وقت اُس کے خاندان اور ہر ایک جاندار کے لئے ایک پناہ ہوئی۔ الغرض طوفان کا پانی جو خدا کے غضب کا نشان اُس وقت کی گنہگار دنیا کے خطاکاریوں کا نتیجہ تھا جو تمام برائی کی دنیا سے گھٹ گیا لیکن بزرگ نوح ایک سال کے بعد پھر اپنے خاندان کے کشتی سے نکلا اور اپنے خاندان اور ہر ایک جیتی جان کے لئے جو اس کے ساتھ کشتی میں تھی ایک برکت ہوا۔ یہ ہے بزرگ نوح اور اس زمانے کی گنہگار دنیا کا ایک چھوٹا سا بیان۔

آیئے بزرگ نوح اور اس زمانے کی دنیا کے اس مختصر سے بیان پر ذرا غور کریں۔ دیکھئے ایک طرف باایمان نوح ہے۔ دوسری طرف ایک گنہگار دنیا۔ تمام کہانی سے ظاہر ہے کہ بابا نوح خدا کی آواز کو سنتا اس کے کلام کی قدر کرتا۔ اُس سے ڈرتا اور اپنے آپ کو اس کی تابعداری میں دیتا۔ ساری باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس خالق ارض و سما کی نظروں میں جو ساری برکتوں اور نعمتوں کا چشمہ ہے عزیز ہوا۔ طوفان کے پانی سے بچ نکلا ایک اچھی عمر دنیا میں جیا۔ صاحب اولاد ہوا۔ زمین کا وارث بنا اور خدا کے سامنے ہر پشت کے لئے مخصوص کیا گیا۔ خدا اور روحانی و جسمانی برکتوں کو اپنی اولاد کے لئے چھوڑ گیا۔ یہی ہے دنیا میں ہر ایک قسم کی کامیابی اور ساری برکتوں کو خواہ وہ روحانی ہوں یا جسمانی۔ پانے کا ایک لاثانی بھید۔ اگر آج کوئی خدا کی تابعداری کرے تو وہ خدا کی نزدیکی کو حاصل کریگا۔ اُس کی نظروں میں عزیز ہوگا۔ خدا کی روح پاک پاکر آتا اس انسان پر ہوگی جس کے ہونے سے آدمی پاک دل و دانا ہوگا۔ جو پاک دل و دانائی ہر حالت میں انسان کیلئے برکت و کامیابی ہوگی۔ یاد رہے کہ ایک دانائی خدا کی طرف سے ہے جسکے ہونے سے خدا کے بندے خدا کو پہچانتے رہے اور اسکی تابعداری کی اور اُس سے روحانی و جسمانی برکتوں کو حاصل کیا اور ان لوگوں کی برکتیں دائمی ہوئیں۔

پھر ایک دانائی شیطان کی طرف سے ہے جو ہر ایک قسم کا گناہ کرنے والے لوگوں میں نظر آتی ہے۔ کیونکہ جس قدر کوئی کسی گناہ میں بڑھا ہوا ہوگا اتنا ہی وہ اس فن کا اُستاد ہوگا اور وہ اس بات کے کرنے کیلئے دانا ہوگا۔ اور اگر اس دانائی سے جو گناہ سے پیدا ہوئی بری برکت حاصل کرے تو اسکو برکت زیادہ دیر تک ٹکنے والی نہیں ہوگی بلکہ اس کا ایسا ہی حال ہوگا جیسا اس تنکے کا جو ہوا کے سامنے ہو۔ دوسری بات اس کہانی میں یہ کہ گنہگار دنیا کا پانی کے طوفان سے مرنا۔ اس بات پر غور کرتے ہوئے یہ بات ذرا ضروری معلوم ہوتی ہے کہ سب سے پہلے اس امر پر غور کریں کہ گناہ کیا چیز ہے۔ ہر ایک بات جو خلاف قانون۔ روحانی یا عقلی یا جسمانی کی جاوے وہ گناہ ہے۔ پھر ہر ایک گناہ کا انجام آدم کو نقصان پہنچانا ہے لیکن بت پرستی۔ زناکاری۔ شراب خوری۔ عیاشی۔ خون۔ قتل۔ خود غرضی یہ ایسے گناہ ہیں جن کے سبب ہر زمانہ انسان خدا کے غضب کا نشانہ بنا۔ اور ہو رہا ہے اور اسی کی وجہ سے مستحق ہو رہا ہے۔ جس قدر بار بار یہ فعل کرتے کرتے انسان خدا کی نظروں میں کم قدر و کمینہ ہو جاتا اور کوڑے کرکٹ کی مثال ہو جاتا ہے۔ نوح کے زمانہ کی دنیا اپنی برائی کے سبب ایسی ہو گئی جیسی پانی کے طوفان نے جھاڑ دور صاف کر دیا لیکن ذکر وہ بالا کہانی سے پتہ لگتا ہے کہ ان ہی لوگوں میں سے خدا نے بزرگ نوح کو مع اس کے خاندان ایک قیمتی چیز کی طرح لے لیا اور محفوظ رکھا۔ کیونکہ اس کا سبب تھا کہ صرف بزرگ نوح ہی اس طرح پانی کے طوفان سے بچایا اور محفوظ رکھا گیا یہ سبب تھا۔ فرض کرو کہ ایک آدمی ہے جو کہ ایک مکان کو جس میں کوڑا کرکٹ ہے جھاڑتا ہے اور صاف کرتا ہے جب جھاڑ چکتا تو ہرگز نہیں سکتا کہ اس کوڑے کو اس مکان کے کسی کونے میں محفوظ رکھے۔ بلکہ اُسے اٹھا کر گھر سے دور پھینک دیا جائیگا۔ لیکن اگر اسی شخص کو اس کوڑے کرکٹ میں گھر کی کوئی قیمتی چیز مثلاً گھڑی یا چاقو یا کوئی ایسی چیز نظر آئے تو کیا وہ اسے بھی اٹھا پھینکے گا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اُسے اٹھا کر دل شاد ہو کر اسکی جگہ پر رکھیگا۔ کیوں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ کوڑا کرکٹ نہیں بلکہ ایک قیمتی چیز ہے ایسے حضرت نوح اپنے زمانے کے لوگوں میں ایسا ہی تھا۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ آج انسان خدا کی نگاہ میں عزیز ہونے کے لئے ان روحانی اور جسمانی برکتوں کو پانے

کے لیے خدا کا طالب ہو۔ خدا کے کلام یعنی توریت و انجیل سے خدا کی نسبت پورا علم حاصل کرے۔ خدا کی ساری پاک مرضی کو وہاں کی تعلیم سے ہر فرد بشر پر عیاں ہے۔ جاننے اور اپنے آپ کو اس کے تابع کرے کسی کام کو اپنی خواہش کے مطابق یا دنیا کی خواہش یا رواج کے مطابق نہ کرے۔ بلکہ جو کچھ خدا کے کلام کے مطابق جائز روا ہے وہی کرے۔ چونکہ انسان کا طبع اپنی پیدائش ہی سے بدی کی طرف راغب ہے اور سارا انسانی فکر صرف بدی کا طلبگار رہتا ہے۔ اس لیے نہایت ضروری ہے کہ کلام سوال یا شنا کرے یا کتاب مقدس پڑھا کرے یا سنا کرے ان باتوں کا کھوج کریں جو خدا کے نزدیک بھلی ہوں جنہیں اپنی زندگی کا دستور العمل بنانے سے ایک آدمی روحانی و جسمانی برکتوں کو حاصل کریگا۔ خدا کی خوشی اور اس کا جلال ظاہر ہوگا۔

ابدا ایشر سنگھ مسیحی سادھو۔

غزل

از طبع مبشر انجیل جناب ایم سی بیزن صاحب گل

خیال کاکل عیسیٰ کب اپنے سر میں نہیں
تصور رخ پر نور کب نظر میں نہیں

مسیح کے لیے مر جا کہ زندگی پائے
یہاں جو سود میں نقصان ہے وہ ضرر میں نہیں

کہاں ہیں جنگلوں میں جگنیاں وہ بیل سی
سو وہ ایک قطرہ دل و جگر میں نہیں

ہوائے حسرت دیدار غیر ممکن ہے
مرے نصیب کے روزن میں کوئی دین نہیں

عروج رو نہیں سکتا کسی کا آگے دل
کمال مہر فلک صرف دوپہر میں نہیں

خیال ترک سخن کا نہ ہو کبھی اے دل
نزاکت اس سے زیادہ کسی ہنر میں نہیں

زمین شعر کو رنگیں چمن بنایا ہے
وہ گل ہے کرنا جو گلشن گہر میں نہیں

مسیحی بہنوں کی خدمت میں میری کھلی چٹھی

آداب۔

میری عزیز بہنو! میں نے زمانہ کی رفتار کو مد نظر رکھ کر ان چند معدود ذیل اشعار کو آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ موجودہ زمانہ میں ماؤں کی طرح وضع اور رسم و رواج میں نہیں جاتا کہ یہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں کہ پرانی رسوم کو ابھی تک اپنائے چلے آتے ہیں۔ زیورات کا رواج اس قدر ہے کہ تو بہی بھلا چاہے دوسرے دن چوری ہو جاویں۔ لیکن جہاں منگنی ہوئی اور زیورات کا ذکر ہوا شروع۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ نا خواندہ بہنوں اور اُن کے والدین کو سمجھانے میں کامیاب ثابت ہو کر دنیا سے اس جہالت کو رفع کریں گی۔ غور سے میری باتوں کو آپ سن لیویں۔

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھکو بھی ہو امتیاز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
اس پہ مجبور عقل سار کہنا تم اسے بیٹی مدام
بالیاں ہوں کان میں اے جان عقل و ہوش کی
اور بندے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
سونے کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
اور زیور گر گلے کے کچھ نہیں درکار ہوں
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازوبند ہو
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہو
کیا کروگی میری پیاری زیور خلخال کو
سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں

آپ زیور کیا کریں تعریف کچھ اغلب ہی ہے
اور جو زیب ہیں وہ بھی سمجھا دیجے مجھے
اور مجھ پہ آپ کی برکت سے یہ کھل جائے راز
گوش دل سے بات سن جلدی ہوں میں میری تری
پر نہ میری جان ہو تم کبھی ان پر فدا
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
دین و دنیا کی بھلائی جس سے جان آئے ہاتھ
چاہتے ہیں جیسے زیور سے ہی سب دنیا کے کام
اور گلوں نیکیاں ہوں تیرے جھمکوں میں بھرا
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان میں رکھو نصیحت دین جو اوراق کتاب
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
کامیابی سے سدا تم خرم و خورسند ہو
دستکاری خوب ہے اور سب کو یہ مرغوب ہو
پھینک دینا چاہئے بیٹی مری جنجال کو
راستی سے پاؤں نہ چھلکے کر پیاری کہیں

سب سے اچھا پاؤں کا زیور مری بیٹی ہے یہ
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پہ

ایس۔ ایم۔ وائز اعظم گجراتی

مسٹر ڈی کین سائن نیویارک نے صرف ایک قلم تراش اور قینچی کے ذریعے سے ساؤتھ ورک کے گرجے کا نمونہ تیار کیا ہے۔ جس کے گرد دو اشیر ہی بنائی گئی ہیں اور جو پانچ فٹ لمبا ہے۔ یہ نمونہ گرجے کی اس حالت کو قائم کرتا ہے جو ۱۹۳۰ء میں تھی۔ (رشید)

خداوند کے آنے کے نشان

اگر ہم متی ۲۴: ۳ سے آگے پڑھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ شاگردوں نے مسیح سے تین سوال کئے۔

۱۔ یروشلیم کی ہیکل کی بربادی کی نسبت۔ یہ کب ہوگا؟

۲۔ تیرے آنے کی کیا علامتیں ہونگی؟

۳۔ زمانہ کے آخر کی کیا علامتیں ہونگی؟

ہمارا خداوند ان تینوں سوالوں کا جواب تو دیتا ہے مگر یہ کہنا آسان نہیں ہے کہ کس سوال کا جواب کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ شاید اس کا سبب یہ ہے کہ یروشلیم کی بربادی اور اُس کے آنے کے متعلق بعض باتیں ایک ہی قسم کی ہونے والی تھیں لیکن اگر ہم لوقا ۲۱: ۲۸-۳۰ کو پڑھیں تو ہم وہاں خداوند کے آنے اور زمانہ کے آخر کی علامتیں صاف صاف پڑھیں گے۔ مناسب ہے کہ ہم ان علامتوں پر خیال کریں اور اگر وہ علامتیں ظاہر ہو رہی ہیں تو ہم اس کے حکم پر عمل کریں "سر اوپر اٹھاؤ کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہے"

ہم اپنے ناظرین کی سہولت اور فائدے کے لئے ان نشانیوں کو کئی حصوں میں تقسیم کرینگے۔

۱۔ بشارتی نشانیاں

متی ۲۴: ۱۴۔ بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی کہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو اور اس وقت خاتمہ ہوگا۔ نیز دیکھو مرقس ۱۳: ۱۰ "ضرور ہے کہ پہلے سب قوموں میں انجیل کی منادی کی جاوے" (جس میں اختصار کے ساتھ ذکر ہے) دونوں مقاموں میں آخری زمانے کی علامت کے متعلق کہا گیا ہے۔

اسی طرح لوقا کے آخری باب کی ۴۷ آیات میں لکھا ہے کہ مسیح دکھ اٹھاویگا اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھیگا اور یروشلیم سے شروع کر کے ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اُسکے نام سے کی جاوے گی۔ تم ان باتوں کے گواہ ہو۔ مندرجہ بالا آیتوں میں تین باتیں ہیں۔

(۱) انجیل کی منادی تمام دنیا میں کی جاوے گی۔

(۲) یہ منادی مسیح کے نام سے ہوگی۔

(۳) کوئی وعدہ نہیں ہے کہ کوئی خاص قوم یا ملک بالکل مسیحی ہو جاویگا۔

غور کرو کہ جب یہ بات مسیح نے کہی اُس وقت دنیا کے مختلف دور دراز مقاموں تک پہنچنے کے لئے کیسی مشکلات تھیں اور مسیح اس وقت کیسا بے سروسامان تھا لیکن اس وقت سے اب تک اسباب کر دیا کہ ان کے لئے انجیل کو دور دراز ملکوں تک پہنچانے کے لئے مسیح نے جسکو زمین اور آسمان کا سارا اختیار دیا گیا تھا دخانی جہاز ریلیں تار میں چھاپے خانے اور ہوائی جہاز وغیرہ ہو گئے تاکہ اس کی انجیل کو تمام دنیا میں پہنچانے میں آسانی اور سہولت ہو خیال کیجئے کہ آیا یہ علامت اب تک پوری ہو چکی یا ہونے کو ہے تبت اور افغانستان تک باقی ہے مگر اب ان میں بھی انجیل پہنچ رہی ہے۔

۲۔ اسرائیل کے متعلق نشانیاں۔

(۱) رومیوں ۱۱: ۲۵ میں نہیں چاہتا کہ تم اس بھید سے ناواقف رہو کہ اسرائیل کا ایک حصہ سخت ہو گیا ہے اور جب تک غیر قومیں پوری پوری داخل نہ ہوں وہ ایسا ہی رہیگا۔ یہودیوں کے ایک حصے کا حال ہے کہ وہ مسیح کو قبول کرنا نہیں چاہتے اور وہ اسکو اپنا مسیح نہ پہچانینگے۔ جب تک کہ وہ منتظر ہے لیکن سب کا یہ حال نہیں۔ ہزاروں نے ہی لوگ یہودیوں میں سے ۔۔ مسیحی ہو گئے ہیں۔

(۲) لوقا ۲۱: ۲۴ اور وہ تلوار کا لقمہ ہو جاینگے اور اسیر ہو کے سب قوموں میں پہنچائے جاینگے اور جب تک غیر قوموں کی میعاد پوری نہ ہو یروشلیم غیر قوموں سے پامال ہوتی رہیگی۔ کیا یہ عجیب کلام نہیں ہے کہ یہود تمام قوموں میں نہیں پہنچائے گئے اور آج تک انیس سو برس سے یروشلیم غیر قوموں کے قبضے میں رہا۔ اور اب یہود کی بستی بن رہی ہے۔

(۳) لوقا ۲۱: ۲۹۔ انجیر کے درخت اور سب درختوں کو دیکھو جوں ہی ان میں کونپلیں نکلتی ہیں تو تم دیکھ کر جان لیتے ہو کہ اب گرمی نزدیک ہے۔

اسرائیل بہت مدت تک مردہ درخت کی مانند ہے اور اب ان میں کلیاں نکلنے لگی ہیں۔ اسرائیل پھر قوم بننے کی کوشش کر رہے ہیں جو اب تک نہیں کی گئی تھی وہ کیا نام سے نئے سر و سامان شروع ہو گئی ہے اور وہ اپنے ملک کو واپس آ رہے ہیں۔ ان کو برازیل اور مشرقی افریقہ میں زمین پیش کی گئی تھی مگر انہوں نے قبول نہیں کی اور وہ اپنے ہی ملک کو پسند کرتے اور واپس آ رہے ہیں۔

۳۔ نیچر میں نشانیاں۔

سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اُسکی لہروں کے شور سے گھبرا جاوینگے اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہیگی۔ اس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جاینگی۔ اُس وقت لوگ ابن آدم کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادل میں آتے دیکھینگے (لوقا ۲۱: ۲۵-۲۷)

ہمارے ناظرین سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ آجکل سورج اور چاند ستاروں میں دو بینوں وغیرہ کے ذریعے نشان نظر آتے ہیں اور سائنسدان بتلاتے ہیں کہ نیچر میں جو کچھ گڑبڑی اور تبدیلی ہو رہی ہے اُس کا سبب یہ نشانات ہیں۔

علاوہ اس کے انجیل کے بہت سے مقامات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کی قوتوں کے ہلائے جانے سے مراد ہے کہ بادشاہ اپنے راج کھو بیٹھینگے اور حکومتیں کمزور ہو جاینگی اگر حکومتیں کسی اور طاقت کے سامنے کانپنے لگینگی۔

۴۔ پولیٹکل نشانیاں

متی ۲۴: ۶-۷ تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں سنوگے خبردار گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا کیونکہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کریگی اور جگہ جگہ کال پڑینگے اور بھونچال آئینگے۔

لڑائیاں اور اُنکی افواہیں اور کال اور بھونچال ابتدائی علامتیں ہیں جو ظاہر ہو رہی ہیں۔ وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ جب دنیا کی بادشاہتیں ہلائی جاینگی۔ بادشاہ اپنے راج کھو بیٹھینگے اور حکومتیں کمزور ہو کر

کسی اور حکومت کے سامنے کانپنے لگینگی۔

۵۔ روحانی نشانیاں۔

مکاشفات کی حالت سے ہم اپنی سلفؤں کی صداقت کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ یہ ہے وہ تمثال ... کی اخرزمانے میں جیسے دن آوینگے۔ کیونکہ آدمی خود غرض زر دوست شیخی باز مغرور بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان ناشکر ناپاک۔ طبعی محبت سے خالی۔ سنگ دل۔ تہمت لگانے والے۔ بے ضبط۔ تند مزاج۔ نیکی کے دشمن۔ دغاباز ڈھیٹھ۔ گھمنڈ کرنے والے۔ خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہونگے۔ وہ دینداری کی وضع تو رکھینگے مگر اس کے اثر کو قبول نہ کرینگے۔ ایسوں سے بھی کنارہ کرنا۔

۲ پطرس ۳: ۳ و ۴ یہ جان لو کہ ... سے پیشتر کہیں ... خداوند اور منجی کے اس حکم کو یاد رکھو جو تمہارے رسولوں کی معرفت آیا تھا اور یہ پہلے جان لو کہ اخیر دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھہ کرنے والے آوینگے جو اپنی خواہشوں کے موافق چلینگے اور کہینگے کہ اس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا۔

۶۔ تواریخی نشانیاں

مکاشفات ۱۶: ۱۰، ۱۲ پانچویں (فرشتے) نے اپنا پیالہ اس حیوان کے تخت پر انڈیلا اور اس کی بادشاہت میں اندھیرا چھا گیا اور درد کے مارے لوگ اپنی زبانیں چبانے لگے اور اپنے دکھوں اور ناسوروں کے باعث آسمان کے خدا کی نسبت کفر بکا اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی۔

اور چھٹے نے اپنا پیالہ بڑے دریائے فرات پر انڈیلا اور اس کا پانی سوکھ گیا تاکہ مشرق سے آنے والے بادشاہوں کے لئے تیار ہو جائے۔

مفسر شروع ہی سے حیوان کے تخت سے شہر روم کی مراد لیتے رہے ہیں اور تقریباً ایک سو برس ہوئے وہ ... نے کہا تھا کہ ۱۸۷۰ء میں یہ کلام پورا ہوگا اور ۱۸۷۰ء میں ہی پوپ کا شاہی اختیار جاتا رہا۔

دریائے فرات کے پانی کے خشک ہونے سے مراد ہے کہ اس ملک میں ترکی کی بادشاہت کا خاتمہ ہوگا

چاہئے کہ ناظرین اس سے صاف نشانیاں اور کیا ہو سکتی ہیں جو اب ظاہر ہو رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کا آنا نزدیک بلکہ دروازے پر ہے اس واسطے آپ اُس کے ملنے کے لئے تیار ہو۔

پریم داس

پنجاب اولمپک سپورٹس

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

بلیٹن نمبر ۱

۱۔ پنجاب اولمپک سپورٹس (کھیلیں) لاہور میں موقعہ ۲۷ و ۲۸ جنوری کو پولو گراؤنڈ میں منعقد ہونگی۔

۲۔ مجسٹریٹ کے اولمپک مقابلہ کے لئے پہلوانوں کے آخری انتخاب کی غرض سے مختلف صوبوں کے باہمی مقابلے لاہور میں ۳ اور ۴ فروری کو بریڈلا ہال میں ہونگے

۳۔ پنجاب اولمپک کمیٹی نے پہلوانوں کی تربیت کے لئے مندرجہ ذیل انتظامات کئے ہیں۔

(۱) مسٹر ہنری لال جو یونیورسٹی پنجاب کے جسمانی ورزش کے ڈائرکٹر ہیں جسمانی ورزش کی تربیت پر دو لیکچر دینگے۔ پہلا لیکچر ۵ نومبر کو بروز منگلوار ساڑھے چھ بجے شام گورنمنٹ کالج لاہور کے فزیکس لیکچر تھیٹر میں ہوگا۔

(۲) مندرجہ ذیل اصحاب نے ۰ نومبر کے بعد ہر منگل اور جمعہ کے دن ۵ بجے بعد دوپہر یونیورسٹی گراؤنڈ میں ورزش سکھلانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

ڈبلیو ایچ ہیرس۔ اسکوائر۔ گنتی دوڑ۔ لمبی چھلانگ۔ ہاپ۔ سٹپ اینڈ جمپ

بے۔ ایل وینرڈ اسکوائر۔ بلی سے چھلانگنا اور اونچی چھلانگ۔

ہنری لال اسکوائر۔ سپرنٹس۔ سٹارٹ اور تفتیش۔ لمبی دوڑ۔ گولہ پھینکنا اور ہیمر۔

بلیٹن نمبر ۲

لاہور میں صوبجاتی اور مختلف صوبوں کے باہمی مقابلوں میں مندرجہ ذیل کھیلوں کا مقابلہ ہوگا۔

۱۰۰ گز ۲۲۰ گز ۴۴۰ گز ۸۸۰ گز۔ ایک میل ۱۲۰ گز ہائی ہرڈل ۴۴۰ گز لو ہرڈل۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ بلی سے پھاندنا۔ ہاپ۔ سٹپ اینڈ جمپ۔ گولہ پھینکنا۔ ہیمر پھینکنا۔ ڈسکس۔

صوبجاتی مقابلے ۲۷ و ۲۸ جنوری اور مختلف صوبوں کے باہمی مقابلے ۳ و ۴ فروری ۱۹۲۶ء کو منعقد ہونگے۔

غزل

از طبع مبشر انجیل جناب ایم بی خوش صاحب گل

کوئی ساتھی راہ سفر میں نہیں
ہمدم و مونس کوئی نظر میں نہیں

ایسی جا آ پڑے ہیں جہاں صبر خاموش ہو
پوچھنے والا کوئی حیف اس گھر میں نہیں

دم گھٹا جاتا ہے غم پینے سے
خون باقی رہا جسم و جگر میں نہیں

بیکسی بھی رو رو کے گئی ہے یہاں
کیا یہی سلسلہ دہر میں نہیں

دل میں ہے درد سا اور ہے شکایت بھی
وہی الفت ہی حیف اب بشر میں نہیں

گرچہ مشکل ہے نہیں آپ کی ہمت صاحب
گل نے بس سادگی کیا فرق اس بحر میں نہیں

ناہم ہے کہ یہ دنیا ہے سرائے فانی
کون کہہ سکتا ہے ابھی سلطنت گل گھر میں نہیں

مولوی حبیب الرحمٰن کی اپیل خارج

لدھیانہ کے مولوی حبیب الرحمٰن کو ... ضمانت داخل کرنے کی سزا ملی تھی۔ ان کی اپیل خارج ہو گئی ہے۔

فیصلہ کیا گیا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس کلکتہ میں ہوگا۔ (پرتاپ)

ہز ایکسیلنسی جناب گورنر بہادر پنجاب کی تقریر

جو جناب ممدوح نے مورخہ ۴ نومبر ۱۹۲۶ء کو پولیس پریڈ کے موقع پر فرمائی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

آج مجھے پولیس کے افسروں اور سپاہیوں کو کچھ خطابات اور تمغات تقسیم کئے گئے ہیں۔ اور میں سچے دل سے یقین کرتا ہوں کہ جن خدمات کے لئے یہ اعزاز بخشے گئے ہیں ان کی اس صوبہ کے لوگ دلی ہی تہ دل سے قدر کرینگے ہیں اگرچہ پولیس پر نکتہ چینی کرنے والے بہت ہیں لیکن اس کے سخت سے سخت نکتہ چین بھی ان بہادرانہ کارناموں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکینگے جن کے لئے آج پولیس کے شاہی تمغے عطا کئے گئے ہیں کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا جو ان کارناموں کو سنکر یہ یقین نہ کرے کہ آج پنجاب پولیس میں ایسے لوگ موجود ہیں جنکی دلاوری ہمت بلند اور فرض شناسی اتنی نمایاں ہے جتنی کہ پبلک کی بہتری کے لئے بڑے سے بڑے پیشے میں ہو سکتی ہے قابل عزت ہیں اور قابل احترام ہیں۔ وہ لوگ جنکی عام خدمات کی قدر دانی میں آج آپ کو خطابات عطا کئے گئے ہیں۔ مگر ان کو ملازمت کے دوران میں نمایاں اور معرکے کے کاموں کا موقع نہ ملا ہو لیکن ان کی خدمات طویل وفادارانہ اور قابل قدر رہی ہیں۔

مناسب ہوگا اگر اس موقع پر ہم اس کام کے بعض پہلوؤں کا ذکر کریں جو کہ پنجاب پولیس نے سال گذشتہ میں کیا ہے۔ پولیس اور حکام ضلع کی مستقل اور سرگرم کوششوں ہی کا نتیجہ ہے کہ گذشتہ چند مہینوں میں ہم کو باقاعدہ ڈکیتیوں یا شدید قسم کے جرائم سے واسطہ نہیں پڑا جنہوں نے ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا بعض ضلعوں پر دہشت طاری کر رکھی تھی بلکہ ہم تو اس امید میں تھے کہ بعض وجوہ کے لحاظ سے جن میں یہ سال ایسا گذرا جس میں حالات اور بھی اچھے ہونگے اور اعتدال پر آجائینگے جو معمولی جرائم کی تعداد میں باقاعدہ و مسلسل کوشش کرنے کے لئے ضروری ہے لیکن فرقہ وارانہ عداوتوں کے پھیلنے اور مذہبی رواداری کے فقدان نے ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ ان فرقہ وارانہ دینی جھگڑوں نے جا بجا بہت سے اضلاع میں نہ صرف پولیس اور اس کے افسروں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا بلکہ انہوں نے فضا میں ایسی ابجل پیدا کر دی ہے جس میں عام مجرموں کو جرائم کے ارتکاب میں اور شہ ملتی ہے۔ ایک وقت میں عدم تعاون نے جو اس قسم کی مجرمانہ دلیری کر دی تھی اور اب کل فرقہ وارانہ کشمکش میں اس قسم کے نتائج پیدا کر رہی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ جہاں پر مجھے موقعہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں لیکن جہاں کہیں بھی فسادات ہوئے پولیس نے فوری اور موثر کارروائی کی۔ ایک صفایا مرتبہ فوجی امداد طلب کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ پولیس اور فوج دونوں نے مل کر اس مقصد میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ جو اس وقت ضروری تھا یعنی شر انگیزی کے دائرہ کو اور فساد کے حلقہ کو فوراً محدود کر دیا۔ اکثر اوقات فساد سے زیادہ خوفناک وہ صورت حالات ہے جس میں قتل و غارت کا سلسلہ فساد کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بعض صورتوں میں فساد کے بھڑک اٹھنے سے جان و مال کا بہت نقصان ہوا تاہم ہر جگہ اور فساد اور بدامنی کے خوفناک نتائج سے بچے رہے۔ ہمیں ان موقعوں کو بھولنا چاہئے جس میں پولیس اور مجسٹریٹوں نے فوری آگ کو بھڑک اٹھنے سے روک دیا۔ پولیس پر بھاری بوجھ رہا ہے نہ ہی ہمیں ابھی اس طرف سے غافل ہونا چاہئے لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ جب وہ دور آئیگا جس کا ہمیں انتظار ہے اور جب آگ ٹھنڈی ہو کر ان واقعات پر نظر ڈالینگے جو ہو چکے ہیں وہ پولیس کی اس کامیاب سنجیدہ مساعی کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرینگے جو اس فیصلہ اور قابلیت کی زمانہ میں اس نے شعار اختیار کیا۔ میں نے کہا ہے کہ ہمیں نگرانی سے غفلت نہیں کرنی چاہئے اور مجھے یقین ہے کہ حاضرین میں سے کسی کو غلط فہمی نہ ہوگی اگر میں یہ کہوں کہ ایک طرف نگرانی ضروری ہے تو دوسری طرف یہ بھی لازمی ہے کہ پولیس کی کسی کارروائی میں بھی طرفداری کا شائبہ اور فرقہ واری رنگ نہ ہو۔ ہماری کارروائی ایسی ہی باضابطہ اور غیر جانبدار ہونا چاہئے جیسا کہ ہم فسادات کو روکنے میں مستقل مزاج اور بیدار ہو سکیں۔ ہم اصل قانون اور انتظام ہی کے محافظ نہیں اور ہمارا صرف یہی فرض نہیں کہ ہر فرقہ اور ہر جماعت کا مال و جان محفوظ ہے اور ہمارا مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہر ایک گروہ و سب کو بغیر رسوم و روایات کے مذہبی اور مجلسی رسوم کے جائز طور پر ادا کرنے میں شانتی اور کامل امن و امان کا احساس حاصل ہو میری اس بات کو آپ تنبیہ کے طور پر نہ لیجئے جتنا کہ دوراندیشانہ نصیحت کے طور پر کیونکہ جب عام لوگ یہ محسوس کریں گے اور ان کو یقین ہو جائیگا کہ ہم اس مطالبہ کو پورا کرنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں اور قوت بھی تو خود بخود وہ دوستی پیدا ہو جائیگی جس میں ہمیں دخل دینے کی بہت کم ضرورت نہ رہے۔

ضرورت

ایک مسیحی استاد کی ضرورت ہے جو نارمل پاس یا مڈل ٹریننگ ہو اور سکولوں میں کام کر چکا ہو تنخواہ ۲۵-۳۰-۰-۰ روپے تمام درخواستیں مع نقول اسناد ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول گوجرانوالہ ضلع کے پاس روانہ کرنی چاہئیں۔

ضرورت

[redacted]

اشتہار کتب

یسوع مسیح اور اہل اسلام

سیرت المسیح والمحمد - از پادری ٹھاکر داس صاحب مرحوم محمد صاحب اور عیسیٰ ابن مریم کی زندگیوں اور خصلتوں کا مقابلہ بروئے قرآن و انجیل صفحہ ۲۰۰ - ۳ر

عیسیٰ ابن مریم - از پادری سلطان محمد خان صاحب بڑے طبقہ کے تعلیم یافتہ مسلمانوں سرسید احمد خان کے ہم خیالوں - مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کے ہم نواؤں اور بالخصوص ایڈیٹر رسالہ نگار بھوپال کے ان تمام اعتراضوں کی تردید جو وہ مقدسہ مریم بتول کی پاکدامنی مسیح کی معجزانہ پیدائش معجزات صلیبی موت مرکر جی اُٹھنے آسمان پر جسد عنصری صعود فرمانے اور اب تک زندہ ہونے پر کرتے رہتے ہیں۔ ان تمام امور کا اعتراف قرآن میں ہے زور کیا ہے اور جن میں اس کی تصدیق انجیل سے کی ہے اور اس کتاب کا کمال ہے صفحہ ۱۱۱ - ۳ر

لکچر عظیم - پادری اس ہاول صاحب کا لکچر جو آپ نے خدا کے مجسم مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں بمقام حیدرآباد دکن دیا تھا صفحہ ۴۰ - ۱ر

بے گناہ نبی - از کرنل صاحب کا مشہور رسالہ صفحہ ۱۷ - ۳ پائی

حقائق قرآن - قرآن کی چودہ آیتوں سے آنحضرت مسیح کی چودہ فضیلتیں صفحہ ۲۰ - ۳ پائی

[redacted]

یونگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ یونگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے موجودہ زمانہ کے پادری جو مشن نے جماعت کو تعلیم کرانے اور مکمل بنانے کی غرض سے مقرر کیا ہے کی تعلیم جاتی ہیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر رہی ہیں اور چار خواتین اسکول میں مددگار ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک یونیورسٹی ایک مجوزہ سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

سکول کے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ترکھانہ کا فرنیچر شامل ہے کرسی، الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کشیدہ کاری اور کرنل بھی سکھلایا جاتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مجرب علاج

دمہ کا شرطیہ علاج

دمہ خشک ہو یا تر - نیا ہو یا پرانا شرطیہ دوا ہے۔ ایک خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ

بخار کی حکمی دوا

اس کے استعمال سے بخار چاہے کتنا ہی پرانا ہو ایک دن کے اندر دوسرے دن [illegible]

براہین نیرہ

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعویٰ تحریف بائبل کا نہایت ہی عالمانہ و محققانہ جواب ہے جس میں انجیل کا مستند و مدلل جواب دیا گیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ بائبل تحریف سے پاک ہے اور جو مولویوں کی تمام غلطیوں اور ان کے ارشادات اور ان کے تصنیف و ساختہ کی قابل دید تردید کی گئی ہے۔ پادری صاحب اور مسلمانوں سے عموماً مذہبی گفتگو رہتا ہو تو ان کے لئے خود اس ہدیہ نظیر رسالہ کو مطالعہ کریں۔ جلد بندی کر کے تمام رسالہ کو بھی اس غرض سے شائع کر دیں تاکہ آپ مسلمانوں کی بہتری کے لئے اس کی کتابت طباعت وغیرہ پر کافی اخراجات ہوئے ہیں قیمت بھی جلد ہی مقرر ہو کر ایک حالت پر قیمت پر دستیاب ہو سکے گی۔

مکافات عمل - شاہ روم کا مشہور قصہ ایک دلچسپ و دل ہلا دینے والی داستان ہے جس کا مضمون کی عجیب طرز ادا اور محاورات کا قابل داد ہے۔ آپ کی زبان چٹخارے لے گی۔ قیمت فی جلد ۴ر ملنے کا پتہ - ڈاکٹر جوزف خست اسٹدیو پلی - ایل - ایل - ایم پی قصور کرشچن ہیرالڈ ضلع لاہور پنجاب

توفروزہ ہر جگہ بقضل خدا مرض کی تیز ہے قیمت فی شیشی ایک آنہ ۱۲ ہر

تاپ تلی ہا طحال کی لاثانی گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے اور علامات عجیب ہیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱ عہ

المشتہر

ڈاکٹر اے - این اوسیدایہ خورجہ ضلع بلند شہر